سوال

(139) نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ صاحب میں گناہ گار آپ کی ایک مناظرانہ خط وکتابت پڑھ رہا تھا جو کہ آپ کے اور جناب محمد صالح صاحب کے درمیان ہوئی تھی جو کہ ایک کتاب کی شکل میں حضرت مولانا محمد خالد گھرجاکھی صاحب نے چھپوا کر عوام کے سامنے پیش کر دی ہے ۔ جو ۱۹۸۴ کا واقعہ ہے ۔ محمد صالح صاحب کے مکتوب نمبر ۳ ۔ ۲۸ فروری میں سوال نمبر ۱ میں اس نے پوچھا ہے کہ نماز میں سینے پر یا زیرناف ہاتھ باندھنا فرض ہیں یا واجب یا سنت مؤکدہ ۔ اسی طرح آمین کہنا ؟

توآپ نے جواب دیا تھا نماز میں سینے پر یا زیرناف ہاتھ باندھنا قرآن وحدیث کی روشنی میں نہ فرض ہیں نہ واجب اور نہ ہی سنت مؤکدہ ۔ ہاں آمین کہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً اور فعلاً ثابت ہے ۔

حافظ صاحب اگر ہاتھ باندھنا سینے پر یا زیرناف سنت بھی نہیں تو ہم اور آپ کس کی سنت پر عمل کر رہے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس بات کی آپ وضاحت طلب فرما رہے ہیں اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ آپ میرے الفاظ ''سینے پر یا زیرناف ہاتھ باندھنا'' الخ پر ذرا توجہ فرمائیں نیز لفظ ''یا'' اور لفظ ''اور'' دونوں کے فرق کو ملحوظ رکھیں تو آپ بات سمجھ جائیں گے ان شاء اللہ تعالی ۔

اس عبارت میں مطلق ہاتھ باندھنے کے فرض ، واجب اور سنت مؤکدہ ہونے کی نفی نہیں اس عبارت میں سینے پر اور زیرناف ہاتھ باندھنے دونوں صورتوں کے فرض واجب اور سنت مؤکدہ ہونے کی بھی نفی نہیں اس عبارت میں توسینے پر اور زیرناف ہاتھ باندھنے دونوں صورتوں میں سے صرف اور صرف ایک صورت کے فرض واجب اور سنت مؤکدہ ہونے کی نفی ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے میرا اس موضوع پر رسالہ اردو بازار سے لے کر مطالعہ فرمالیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص131

محدث فتویٰ